بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزے کی حالت میں خون ٹیسٹ کروانا کیسا ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہماری بلڈ ٹیسٹ کی اپائنٹمنٹ رمضان میں ہے، تو کیا اسے ہم اٹینڈ کرسکتے ہیں؟ اس سے روزہ تو نہیں ٹوٹے گا؟

جواب

روزے کی حالت میں خون نکلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ اتنی مقدار میں خون نکلوانا کہ جس سے کمزوری لاحق ہو اور روزہ پورا کرنا دشوار ہو جائے، یہ مکروہ ہے۔ ظاہر ہے کہ بلڈ ٹیسٹ میں عموماً اتنا خون نہیں نکالا جاتا جس سے کمزوری کا اندیشہ ہونے لگے، لہذا روزے کی حالت میں بلڈ ٹیسٹ کروانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1174ھ/1761ء) لکھتے ہیں:

”وأما الاحتجام فلا بأس به إذا أمن على نفسه الضعف، أما إذا خاف أنه يضعفه عن الصوم فهو مكروه كذا في البحر الرائق والفصد يكون نظير الحجامة وذكر شيخ الإسلام أن شرط الكراهة ضعف يحتاج فيه إلى الفطر كذا في التاتارخانية“

ترجمہ: رہا پچھنے لگوانا تو اس میں کوئی حرج نہیں جب آدمی کو اپنے آپ پر کمزوری کا اندیشہ نہ ہو۔ بہر حال اگر اسے خوف ہو کہ پچھنے لگوانا روزے کے حوالے سے اسے کمزور کردے گا تو یہ مکروہ ہے، جیسا کہ البحر الرائق میں ہے، اور فصد پچھنے لگوانے ہی کی مثل ہے۔ شیخ الاسلام نے ذکر کیا کہ کراہت کی شرط ایسی کمزوری ہے جس میں روزہ توڑنے کی حاجت پیش آجائے، جیسا کہ التاتارخانیہ میں ہے۔ **(مظہر الأنوار، فصل فیما یکرہ فی الصوم ومالا یکرہ، صفحہ 351، دار النعیمی، کراچی)**

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”فصد سے روزہ نہ جائے گا، ہاں ضعف کے خیال سے بچے تو مناسب۔“ **(فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 487، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

مفتی عبد الواجد تیر قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1439ھ/2018ء) سے انجکشن کے ذریعے خون نکلوانے کے متعلق سوال ہوا کہ عموماً ڈاکٹر لوگ مریض کے مرض کی تحقیق کرنے سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے اس کا خون بذریعہ سرنج اور سوئی کے نکالتے یا نکلواتے ہیں، جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کلائی یا کہنی کی کسی ممتاز رگ میں سرنج کی سوئی ڈال کر تین چار چھوٹی شیشیاں خون نکال لیتے ہیں، تو آپ نے جواباً فرمایا: ”صورت مسئولہ میں روزہ تو نہیں جائے گا، لیکن اگر روزہ دار خون نکلوانے کے بعد نڈھال ہو جائے یا کمزوری کے سبب اسے روزہ رکھنا دشوار ہو جائے تو روزہ کی حالت میں اس قدر خون نکلوانا مکروہ ہے۔ روزہ دار اپنے اس شرعی عذر کو ڈاکٹروں کے سامنے پیش کر کے خون نکلوانے کے اوقات و تاریخ میں تبدیلی کر سکتا ہے۔“ **(فتاوی یورپ، صفحہ 138-139، شبیر برادرز، لاہور)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1130

تاریخ اجراء: 5شوال المکرم 1447ھ/25مارچ 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net